ہے یہی موجب آمرزش نوع آدم — سودا اب مرثیہ تو نے جو لکھا اس سے غم

بدل عاقل و دیوانہ مبارک باشد
چہ بشہر و چہ بویرانہ مبارک باشد

مرثیہ مسدس ترکیب بند

کس سے اے چرخ کہوں جا کے تری بیدادی — ہاتھ سے کون نہیں آج ترے فریادی
جو ہے دنیا میں سو کہتا ہے مجھے ایذا دی — ہیں تہیں پہونچی ہے ملعون تری جلادی
کوئی فرزند علی پہ یہ ستم کرتا ہے
کیوں مکافات سے اسکے تو نہیں ڈرتا ہے

وہ علی ابن ابوطالب و داماد رسول — وہ علی جس سے کہ بیاہی گئی محمد نے بتول
وہ علی جس کا سخن ہوویگا محشر میں قبول — اسکے فرزند تری تیغ سے ہووین مقتول
آدمی ہی نہیں تنہا ترے ہاتھوں غمناک
جن اور حور و ملک ڈالتے ہیں سر پہ خاک

یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسے صبح و شام — آگے روح الامین کرتا تھا مدینے میں سلام
اور کہتے تھے سبھی خرد و کلاں مل کے تمام — جن و انسان ملک حور کا بیشک ہے امام
اسکو کربل میں کیا ذبح پیاسا ہیہات
کیا دکھا دیگا محمد کو تو اب رو بد ذات

خویش و فرزند عزیز اسکے تھے جتنے پیارے — دشنہ و تیغ سے ہیں ظالموں نے سب مارے
اہل بیت اسکے جو باقی ہیں سو ہیں آوارے — قید میں کوفیوں کی جاتے ہیں وہ بیچارے
نہ انھیں چین ہے دن کو نہ انھیں رات آرام
اس مصیبت میں چلے جاتے ہیں کربل سے شام

لیے جاتے ہیں وہ جس راہ سو ہے خارستان — نہیں تالاب کوئیں کا کسی منزل میں نشان
پا برہنہ چلے واں زین عبا تشنہ دہان — سر کھلے اور وہ اشخاص بہ پشت شتران
جنکے محمل کیطرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک
مہر و مہ کی نہ پڑی جن پہ نظر آج تلک

www.emarsiya.com